سوال

(56) رسم مروج تیجا و دسواں و بیسواں و چالیسواں وچھ ماہی و برسی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رسم مروج تیجا و دسواں و بیسواں و چالیسواں وچھ ماہی و برسی کہ اہل اسلام میں جاری ہے، عندالشرع جائس ہے یانا جائز۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ رسومات مذکورہ مکروہ و بدعت ہیں کیونکہ زمانہ آنحضرت ﷺ وصحابہ ؓ وتابعین و مجتہدین میں ان امور کی کچھ اصل و سند نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا علمائے رحمۃ اللہ علیہم نے ان رسومات کو بدعت ممنوع اور قبیحہ سے شمار کیا ہے۔ یکرہ [1] اتخاذ الطعام فی الیوم الاول و الثالث و بعد الاسبوع و نقل الطعام الی القبر فی المواسم و اتخاذ الدعوة لقرأة القرآن و جمع الصلحاء و الفقراء للختم او لقرأة سورة الانعام او الاخلاص انتہی ما فی البزازیہ۔

اور فتاوے جامع الروایات میں شرح منہاج نووی سے نقل کرتا ہے۔ فی [2] شرح المنہاج للنووی والاجتماع علی المقبرة فی الیوم الثالث و تقسیم الورد والعود والطعام فی الایام المخصوصة کالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرین والاربعین والشر السادس والسنة بدعة ممنوعة، اور شیخ علی المتقی استاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے رسالہ رد بدعت میں فرماتے ہیں۔ الاول [3] الاجتماع للقراءة بالقرآن علی المیت بالتخصیص علی المقبرة والمسجد او البیت بدعة مذمومة لانہ لم ینقل فی الصحابة رضی اللہ عنہم شیئا انتہی۔

وصاحب قاموس مجدالدین فیروز آبادی نے بیچ سفر السعادت کے لکھا ہے کہ ’’عادت [4] نہ بود کہ برائے میت جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات کنند نہ بر گور و نہ غیر آن مکان و این بدعت است و مکروہ اور نصاب الاحتساب وغیرہ میں ان امور مذکورہ کے بدعت اور کراہت میں بہت کچھ لکھا ہے پس تعین اوقات مخصوصہ میں ایصال ثواب کرنا بدعت اور مکروہ ہے اور بغیر قیدون مقررہ کے ثواب میت کو پہنچانا درست و جائز ہے جیسا کہ قرون ثلاثہ مشہور لہا بالخیر میں رواج تھا اور رسومات مروجہ اس دریار کے بدعت اور کراہت تحریمی سے خالی نہیں، جیسا کہ علمائے متبعین شرع شریف پر پوشیدہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ (محمد قطب الدین)

---

[1] پہلے اور ساتویں دن کھانا پکانا اور اس کو قبر پر لے جانا قرآن ختم کرانے کے لیے دعوت کرنا اور علماء وصلحاء وفقراء کو قرآن خوانی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے۔ (بزازیہ)

[2] تیسرے روز قبر پر اکٹھا ہونا اور پھول عود کھانے کا مخصوص دنوں میں تقسیم کرنا مثلاً تیسرے، پانچویں، نویں، دسویں، بیسویں، چالیسویں، چھٹے مہینے اور سال بعد یہ سب بدعت

اور منع ہیں۔

[3] میت کے لیے قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا خصوصاً قبرستان میں یا مسجد میں یا اس کے گھر تو یہ بدترین قسم کی بدعتیں ہیں کیونکہ صحابہ کرام سے ان میں سے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہے۔

[4] یہ دستور نہیں تھا کہ میت کے لیے جمع ہو کر قرآن پڑھیں، ختم کرائیں، نہ قبر پر نہ کسی اور جگہ پر یہ بدعت ہے اور مکروہ ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01